جلد ۴

نمبر ۵

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون

(ترجمہ) اور چاہیے کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو جو نیکی کی طرف بلاتی اور بھلائی کا حکم کرے اور بدی سے منع کرے اور ایسے لوگ ہی بامراد ہیں

ایڈیٹر

صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

قیمت سالانہ عوام سے (عہ) دو روپیہ اور طلباء سے (عمر) ایک روپیہ آٹھ آنہ

رسالہ
تشحیذ الاذہان

بابت ماہ جمادی الاول ۱۳۲۷ھ | مطابق مئی و جون ۱۹۰۹ء

فہرست مضامین

باہتمام حافظ عبدالرحیم صاحب مینجر تشحیذ الاذہان ۱۵ جمادی الاول ۱۳۲۷ھ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوا

اِشتہار دینے والے اصحاب

کیلئے

ایک نادر موقعہ

یہہ تجویز کیگئی ہے کہ تشحیذ الاذہان سنہ ۱۳۲۷ ہجری مطابق سنہ ۱۹۰۹ع
کا کوئی ایک پرچہ پانچہزار شایع کیا جائے لہذا وہ تمام اصحاب جو اس
پرچہ مین اشتہار چھپوانا چاہتے ہون وہ مجھہ سے خط و کتابت کر کے
شرح اشتہارات وغیرہ کا فیصلہ کر لین مین یہ بھی امید کرتا ہون - کہ
آیندہ پرچہ کی اشاعت تک انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی بتا دونگا کہ کس ماہ
کا پرچہ پانچہزار شایع ہوگا اشتہار دینے والے اصحاب اسطرف

فرمائیں

مینیجر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٭ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تازہ نشان

سلطان عبدالحمید خان کیساتھ ٹرکی مین جو کچھ پیش آیا وہ دنیا کے کسی حصہ سے مخفی نہین اسلئے مجھے اسکی بابت کچھ اور لکھنے کی ضرورت نہین ہان مین اسوقت ناظرین کی توجہ اسطرف مبذول کروانا چاہتا ہون کہ یہ جو کچھ ہوا خدا کے منشا کے مطابق ہوا اور جیسا کہ اُس نے قبل از وقت خبر دی تھی ویسا ہی ہوا خداتعالے کسی شخص سے خبر حاصل نہین کرتا وہ ہر ایک ذرہ ذرہ کا علم رکھتا ہے اور ہر ایک بات جو کبھی ہوئی ہو یا اب ہو رہی ہو یا آئندہ ہونی ہو۔ اسکو اسکا کامل علم ہوتا ہے اور وہ اپنی سنت کیمطابق حجت قایم کرنیکے لیئے وقتاً فوقتاً ایسی پوشیدہ باتین جنکا اور دنیا کو علم نہ ہو اپنے برگزیدہ کو بتا دیتا ہے لیکن مبارک وہ جو سنتا ہے اور نصیحت حاصل کرتا ہے کیونکہ اگر ایک پیاسے کے آگے ٹھنڈے پانی کا ایک پیالہ پیش کیا جائے اور وہ اُسے نہ پیئے تو یہ اسکی بدقسمتی ہے اور اگر ایک بھوکے کے آگے عمدہ کھانیکی ایک قاب پیش کیجائے اور وہ اُسے رد کر دے تو یہ اسکی بدبختی ہے اور اگر ایک ڈوبتے ہوئے کو سہارا دیا جاوے اور وہ اس سے انکار کر دے تو یہ اسکی ہلاکت ہے اور اگر ایک گم گشتہ راہ کو راستہ دکھایا جاوے اور وہ اس سے بے توجہی کرے تو یہ اسکی تباہی ہے پس باوجود خداتعالے کی طرف سے نشانات پر نشانوں کے ظاہر ہونیکے جو لوگ ہدایت سے کنی کتراتے اور آنکھیں چرا رہے ہین انکی حالت کیسی قابل افسوس اور رحم کے قابل ہے انسان دیکھتے دیکھتے تھک جاتا ہے مگر خدا نشان دکھلانے سے نہین تھکتا حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر جو ہزارون بلکہ لاکھون نشانات پورے ہوئے ہیں ان سے بہت ہی کم لوگون نے فائدہ اٹھایا ہے زلزلے آئے سیلابون نے شہرون کے شہر غرق کر دیئے طاعون نے ملکون کے ملک ویران کر دیئے قحط نے سب دنیا کو ناکون چنے چبوا دیئے

۔ جن لوگونکو ضرورت ہو اشتہار مجھ سے طلب کرین جسقدر ضرورت ہوگی مفت ارسال کیا جائیگا۔

لیکن افسوس کہ غافلوں کو کچھ خبر ہی نہیں ہوئی مگر اب بھی وقت ہے کہ لوگ سمجھیں اور فائدہ اٹھائیں ورنہ خدا کا عذاب بہت سخت ہوتا ہے اے نادان لوگو اگر پچھلے نشانات سے نہیں فائدہ اٹھایا تو اور نشان سنو اور اس سے نصیحت اٹھاؤ دیکھو حضرت مسیح موعود نے آج سے بارہ سال پہلے ۲۷ مئی سنہ ۹۷ء کو ایک اشتہار شایع کیا تھا جس میں آپ نے صاف طور سے لکھا تھا - کہ رومی سلطنت میں بہت سے ارکان اپنی ذمہ واریکو نہیں پہچانتے اور دیانت داری سے کام نہیں لیتے اور مجھے خدا نے بتایا ہے - کہ ان لوگوں کی حالت ایسی خراب ہے کہ جسکا نتیجہ اچھا نہیں معلوم ہوتا اسوقت نادانوں نے گو بہت کچھ شور مچایا اور حضرت مسیح موعود پر بہت سے الزام دیئے کہ آپ خلیفۃ الوقت کے بارہ میں یہ کچھ کہتے ہیں اور انکے ارکین کی یوں ہتک کرتے ہیں لیکن افسوس کہ انکو یہ سمجھ نہ آیا کہ ایک مامور خدا کی وحی کو کسطرح چھپا سکتا ہے اور جب خدا نے اُسے یہ خبر دی ہو تو کسی سے کیونکر ڈر سکتا ہے ہندوستان کے نادان مولویوں نے اُس اشتہار پر زمین و آسمان کے قلابے تو ملا دیئے لیکن آج خدا کے زبردست ہاتھ نے معاملہ بالکل صاف کر دیا اور وہ بات جو کل تک جھوٹی معلوم ہوتی تھی چونکہ خدا کے طرف سے تھی اسلیئے بارہ سال بعد اپنے پورے زور سے پوری ہوئی اور ہو رہی ہے وہ لوگ جو حضرت اقدس کو اسلیئے برا کہتے تھے کہ آپنے کیوں الہام کے ذریعہ رومی سلطنت کی کمزوریکا حال شایع کیا تھا بتائیں تو سہی کہ آج ٹرکی کا کیا حال ہے اور وہ سلطان جنپر اسقدر ناز تھا کس حالت میں ہیں ہم ہرگز یہ نہیں کہتے کہ سلطان عبد الحمید خان نے کوئی شرارت کی بلکہ خدا کے فرمودہ کے مطابق ہم مانتے ہیں کہ یہ موجودہ انقلاب جسمیں سلطان عبد الحمید خان معزول کئے گئے ہیں اور قسطنطنیہ میں بہت سا کشت و خون ہوا ہے اسمیں اصل شرارت ان امرا کی ہے جو آپکے گرد رہتے تھے چنانچہ جب وقت آگیا تو خدا کے فرمودہ کے مطابق انہوں نے سلطان سے غداری کی اور بغاوت اختیار کی مگر افسوس کہ مسلمانوں نے خدا کے مامور کو ترکی سلطنت کا دشمن کہنے پر گالیاں دیں لیکن ان لوگونکی بغاوت پر بولے تک نہیں ہم اس جگہ پر کتاب تریاق القلوب سے حضرت اقدس کے ان الفاظ کو نقل کرتے ہیں جن سے سلطنت ترکی کے موجودہ انقلاب کا پتہ لگتا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ رومی سلطنت میں جسقدر لوگ

ارکان دولت سمجھے جاتے ہیں اور سلطنت کی طرف سے کچھ اختیار رکھتے ہیں نہیں ایسے لوگ بکثرت ہیں جنکا چال چلن سلطنت کو مضر ہے کیونکہ انکی عملی حالت اچھی نہیں ہے یہ لوگ جو کہ علی حسب مراتب قرب سلطان سے کچھ حصہ رکھتے ہیں اور اس سلطنت کے اکثر نازک خدمات پر مامور ہیں یہ اپنی خدمات کو دیانت سے ادا نہیں کرتے اور سلطنت کے سچے خیر خواہ نہیں ہیں بلکہ اپنی طرح طرح کی خیانتوں سے اس اسلامی سلطنت کو جو حرمین شریفین کی محافظ اور مسلمانوں کیلئے مغتنمات میں سے ہے کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے گذشتہ اشتہارات میں ترکی گورنمنٹ پر بلحاظ اسکے بعض عظیم الدخل اور خراب اندرون ارکان اور عمائد اور وزراء کے نہ بلحاظ سلطان کی ذاتیات کے ضرور اس خدا داد نور اور فراست اور الہام کی تحریک سے جو ہمیں عطا ہوا ہے چند ایسی باتیں لکھی ہیں جو خود انکے مفہوم کے خوفناک اثر سے ہمارے دل پر ایک عجیب قلق اور درد طاری ہوتی ہے سو وہ تحریر جیسا کہ گندے خیالات والے سمجھتے ہیں کسی نفسانی جوش پر مبنی نہ تھی بلکہ اس روشنی کے چشمہ سے نکلی تھی جو رحمت الٰہی نے ہمیں بخشا ہے بعض کو تو قلت تدبر کیوجہ سے یہ دھوکا لگا ہے کہ گویا میں نے سلطان روم کی ذات پر کوئی حملہ کیا ہے حالانکہ وہ میری اشتہارات ابتک موجود ہیں سلطان کی ذات سے ان پیشگوئیوں کو کچھ تعلق نہیں صرف بعض ارکان سلطنت اور کارکن لوگوں کی نسبت الہام شایع کیا گیا ہے کہ وہ امین اور دیانت دار نہیں ہیں" اور پھر اپنے پہلے اشتہار کی نسبت لوگوں کو متوجہ فرماتے ہیں کہ "ہم کیا ممکن نہ تھا کہ جو کچھ میں نے رومی سلطنت کے اندرونی نظام کی نسبت بیان کیا اور وہ دراصل صحیح ہو اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے بھی ہوں جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنیوالے ہوں" پس یہ کیسے صاف الفاظ ہیں جن سے حضرت اقدس نے سلطنت روم کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے آپنے آج سے بارہ برس پہلے شایع کر دیا کہ اس سلطنت کے رکن اچھے نہیں وہ ایک وقت شرارت کرینگے اور وقت پر سلطان کا ساتھ چھوڑ دینگے انکی سرشت میں غداری ہے اور وہ دیانت و امانت سے کام نہیں لیتے پس کیا اب بھی لوگوں کو حضرت اقدس کی سچائی میں کچھ شک ہے کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی کیا ارکین نے سلطان سے غداری نہیں کی کیا

بہت سے لوگوں نے بد دیانتی سے کام نہیں لیا کیا امراء سلطنت نے محسن کشی نہیں کی مگر یہ سب کچھ تو ہوا کیا اس نظارہ کو دیکھکر کوئی فائدہ بھی اُٹھائیگا بیشک سعید روحیں تو فائدہ اُٹھائیں گی مگر افسوس ہی کہ اکثر لوگ فاسق ہیں. جو خدا کے کلام پر صرف ہنسی کرنا چاہتے ہیں اس بارہ میں آخر میں ایک اور فقرہ اس کتاب سے نقل کر دیتا ہوں جس میں صاف بتایا گیا ہے کہ ایکدن سلطنت کا انجام اچھا نہیں ہوگا چنانچہ فرماتے ہیں کہ "سلطان روم کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کیساتھ انجام اچھا نہیں" خدا نے جو کچھ کہا تھا پورا ہوا اور لفظ بہ لفظ پورا ہوا مگر کیا اندھی دنیا پھر بھی مخالفت پر تلی رہیگی آہ! اے میری پیاری قوم تم اپنے آپکو کیوں ہلاک کر رہی ہے اب بھی وقت ہے۔ توبہ کرو اور خدا کے برگزیدہ کے انکار سے باز آؤ۔

و آخر دعویٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ؛

راقم خاکسار

میرزا محمود احمد ولد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مورخہ ۱۴ - مئی ۱۹۰۹ء

ایک عجیب واقعہ

ناظرین غالباً اٹلی کے اس زلزلہ عظیمہ کو ابھی نہ بھولے ہونگے جس نے ایک دم مین دنیا مین تباہی اور بربادی پھیلادی اور چند منٹوں مین لاکھوں جانوں کو ضائع کردیا اس زلزلہ کے متعلق ایک عجیب واقعہ بیان کیا جاتا ہے جو کہ ایک مومن کے لیے کوئی ایسا تعجب خیز واقعہ نہین لیکن سوال یہ ہے کہ آیا وہ واقعہ ٹھیک بھی ہے یا نہیں ورنہ قصوں اور کہانیوں میں تو عجیب عجیب واقعات نظر آتے ہین اس واقعہ کے بیان کرنیوالے پادری رابرٹ ہجنس صاحب ہین چنانچہ اخبار عام نے ایک انگریزی اخبار سے انکے بیان کو یوں نقل کیا ہے صاحب موصوف لکھتے ہین کہ زلزلہ کی تباہی سے ایک عورت جو اپنے گھر کے کمرہ مین تنہا رہتی تھی اسی کمرہ مین اس طرح دب گئی کہ اسکے لیئے باہر نکلنے کا کوئی رستہ نہیں تھا اسکا چھوٹا سا کمرہ اس طرح مدفون تھا کہ کئی گز ملبہ کا انبار اسکے اوپر پڑا تھا کوئی نہ جانتا تھا کہ کھنڈرات کے نیچے کوئی جاندار زندہ ہوگی عورت مذکور دو ہفتہ تک اسی طرح دبی پڑی رہی اور اس عرصہ مین خوراک کی کوئی صورت نہ تھی یہ کمرہ اس مکان کی خوابگاہ تھا جس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں تھی باقی تمام حصہ مکان کا زلزلہ سے تباہ ہوگیا تھا روشنی تو کیا اس کمرہ مین ہوا کی آمد کا بھی کوئی رستہ نہیں تھا کھنڈرات کا بوجھ اتنا عظیم تھا کہ کئی روز کھودنے کے بعد اسکے نکالنے کی نوبت آئی اور اندر کی آواز باہر سنائی نہ دے سکتی تھی باوجود اسکے عورت کو کچھ چوٹ نہ آئی۔

وہ قید سخت مُھگت رہی تھی اور قطعی بندو بستہ تھی اسی قید سخت کے زمانہ مین عورت مذکور (جو حاملہ تھی) دو بچے جنی یہ توام تھے فوجی سپاہی بھاوڑ وں اور کدالیوں سے کھنڈرات کھودتے تھے انہوں نے جب اس عورت کو نکالا اس وقت وہ خود معہ اپنے دونوں شیر خوار بچوں کے بالکل تندرست صحیح و سالم تھی وہ بڑے شوق سے اس قید سنگین سے نکالی گئی اسکی صورت سے فاقہ کشی وغیرہ کا کوئی نشان ظاہر نہ تھا جب پوچھا کہ اس عرصہ مین گذارہ کیسے کیا۔ تو عورت نے جواب دیا کہ ہمروز ایک عورت آتی اور مجھکو کھانا دیجاتی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے جب کہ آنے جانیکا کوئی رستہ نہیں تھا جوابدیا کہ ہاں! مین بھی جانتی ہوں کہ کوئی رستہ نہیں تھا تسپر بھی جو کچھ کہتی ہون بالکل صحیح ہے مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ عورت کدھر سے اور کیونکر آتی جاتی تھی اور کیسے اور کہاں چلی جاتی تھی اُسنے: تو کبھی مجھ سے بات چیت کی اور نہ کبھی میری طرف نظر اُٹھا کر دیکھا صرف اتنا جانتی ہون کہ وہ ہر روز آتی تھی خوراک کا سامان ٹیبل پر دھر کر چلی جاتی تھی اس عورت کو مین نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور نہیں جانتی ہوں کہ وہ کون تھی سوائے اسکے کہ وہ کوئی عورت تھی" اس نامعلوم عورت کا حُلیہ دریافت کیا لیکن وہ کچھ زیادہ نہیں تبلا سکی یہ ظاہر ہے کہ عورت واہی تباہی نہین بکتی تھی وہ بالکل تندرست تھی اُسکے چہرے سے کوئی نشان فاقہ کشی اور بھوک کا ظاہر نہ تھا اور اپنے توام بچوں کو چھاتی کا دودھ پلاتی تھی اور دونوں بچے بھی بخوبی پرورش یافتہ اور تندرست تھے وہ اپنی حکایت ہر ایک کو سناتی ہے اور سُننے والے حیران رہجاتے ہین اسکے بیانات کی باتیں بالکل بیساختہ اور قطعی صحیح معلوم ہوتی ہین وہ عورت معہ اپنے بچوں کے جیتی جاگتی ہے۔ بیشک اس قسم کا واقعہ ہو جانا کچھ بعید نہیں کیونکہ خدا تم

کے کام اور طاقتیں غیر محدود ہیں ہاں اگر خوف ہے تو اس بات کا کہ صاحب موصوف
پادری ہیں اور ان لوگوں میں کفارہ کا مسئلہ بہت خطرناک ہے جو کہ ہر قسم کے گناہ
کو معاف کروا دیتا ہے اتنی بات عجیب ہے کہ وہ عورت جو کھانا لیکر آتی تھی
وہ خود حضرت مریم قرار نہیں دیگئی بہرحال ہم اس واقعہ کا نہ تو اقرار کرتے ہیں اور
نہ انکار ہاں امید کرتے ہیں کہ یورپ کے لوگ جو مسلمانوں پر کشف و کرامات کے
بارے مین اعتراض کرتے ہیں خود اپنے مذہب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں اور
ہماری پوچھو تو ہم نے ایسے واقعات دیکھے ہین اور ہم مانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے
بندوں پر فضل و احسان کرتا ہے ہر زمانہ مین اس قسم کے واقعات دکھاتا رہتا ہے
تاکہ لوگ اس سے کچھ فائدہ اٹھائیں مگر افسوس کہ اکثر لوگ اس طرف کچھ توجہ نہیں
کرتے بہرحال ہم نے یہ واقعہ ناظرین کی دلچسپی کے لیئے لکھدیا ہے اسکی سچائی کے
ذمہ دار خود پادری رابرٹ ہچنس صاحب ہیں ✝

مسیحی نبیّہ

ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کی سنّت چلی آئی ہے کہ جب وہ کسی کام کے کرنیکا ارادہ کرتا ہے
تو ساتھ ہی زمین پر ایک ہل چل پیدا کر دیتا ہے گو بعض دفعہ لوگ خدا تعالےٰ کے ارادہ
کے برخلاف کارروائی کرنی چاہتے ہیں اور کرتے ہیں گو وہ انکے روکنے کے لیئے
ناخنوں تک زور لگاتے ہین گو انکی تمام طاقتیں اس ارادہ کو ناکام کرنے کے
لیئے خرچ ہوتی ہین گو انکا تمام زور انکے برخلاف استعمال کیا جاتا ہے گو فرداً
فرداً اور جماعتوں مین وہ اس مین رکاوٹ پیدا کرتے ہین لیکن پھر بھی ہمیشہ دیکھا

گیاہے کہ کسی نہ کسی طرح سے وہ لوگ اسکے ارادہ کی تصدیق بھی کرتے جاتے ہیں آنحضرت کی بعثت کیوقت لوگ مانتے تھے کہ دنیا میں فساد بڑی کثرت سے پھیل گیا ہے اور لڑائی دنگوں نے دنیا سے امن اٹھا دیا ہے خونریزی سے زمین سُرخ ہو رہی ہے فسق وفجور کی کوئی حد نہیں رہی چوری اور ڈاکہ زنی کی کثرت ہوگئی ہے شرک نے ہر ایک کے دل مین جگہ لے لی ہے زمانہ کی حالت بہت نازک ہو رہی ہے اور یہ ایک ایسا وقت ہے کہ اسوقت ضرور ضرور ایک آدمی خدا کی طرف سے مبعوث ہونا چاہیئے جو گمراہوں کو راستہ دکھائے اندھوں کو نور بخشے ظلمت کو دور کرے اور تکبّر کے شیشہ کو چکنا چور کرے پھر یہ بھی مانتے تھے کہ آپکی تمام زندگی ہر قسم کے عیبوں سے پاک ہے بچپن سے آپکو خدا تعالےٰ کی طرف توجہ رہی ہے لڑکپن سے دنیا سے نفرت رہی ہے عہد طفولیّت سے سچائی کا خیال رہا ہے اس بات کا بھی اقرار تھا کہ آپکو جھوٹ سے سخت نفرت ہے آپکی زبان پر سچ کے سوا کبھی کچھ نہیں آیا بنی نوع انسان کی ہمدردی آپکا شیوا ہے بیواؤں کی خبر گیری آپکا طریق ہے مسافروں کی مدد کرنا آپکی عادت مین داخل ہے یتیموں کی خبر گیری آپ اپنا فرض سمجھتے ہین مگر باوجود اسکے وہی بات کہے چلے گئے کہ (جھوٹا ہے جھوٹا ہے) نعوذ باللہ کمبختوں نے اتنا بھی تو نہ سمجھا کہ جو انسان پر جھوٹ نہیں بولتا وہ خدا پر کیوں افترا کریگا جو گمراہوں اور مسلمانوں کی مدد کرتا ہے وہ ہدایت یافتوں کو کیوں راستہ سے دُور ڈالیگا جس نے بیواؤں کی دستگیری کی ہے وہ خاوندوالیوں کو کیوں رانڈ کریگا جس نے یتیموں کی خبر گیری کی ہے وہ اُس لڑکے کو جس کے والدین زندہ ہیں کیوں یتیم کریگا جس نے فتنہ فتنہ سے جھگڑوں کو بھی ناپسند کیا ہے اور لوگوں مین صلح کی بنیاد ڈالی ہے وہ اب دور از قیاس دعوے کر کے جیسا کہ وہ کہتے تھے) دنیا مین فساد وخونریزی کی

بنیاد کیوں ڈالیگا انکی اُس مریض کی سی حالت تھی جو اپنی مرض سے واقف ہو اور پھر انکار کرے جو ایک دوائی کے فائدہ کا اقرار کرے اور پھر بوجہ تلخی کے اسکے پینے سے انکار کرے خیر یہ لوگ تو جو کچھ تھے سو تھے ہمارے زمانہ کے لوگ بھی کچھ اُن سے کم نہیں ہر طرح کے فتنوں اور فسادوں کا انکو اقرار ہے زمانہ کی حالت میں روز افزوں تغیر مانتے ہیں ایک مُصلح وقت کی آمد کا انتظار بھی ہے اور اسکا یہی وقت بتاتے ہیں ہندو کلنک اوتار کے منتظر ہیں تو پارسی ایک بہروز زردشت کے یہودی ایلیا نبی کی راہ دیکھتے ہیں تو عیسائی مسیح کی. بدھ مذہب کے پیرو ساتویں بدھ کی آمد کے لیئے چشم براہ ہیں تو مسلمان مہدی کے لیئے غرض جو قوم ہے وہ ایک مصلح یا ریفارمر یا نبی یا مجدد یا اوتار کسی نہ کسی کی منتظر ضرور ہے اور مانتی ہے کہ وہ اس زمانہ میں آئیگا مگر جب اس شخص کو پیش کیا جاتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں کہ یہ تو وہ نہیں انکے مقرر اپنی تقریروں میں انکے مصنف اپنی تصنیفوں میں انکے شاعر اپنے شعروں میں کہتے ہیں اور بڑے زور سے کہتے ہیں کہ یہ وقت ہے کہ دنیا کو سنبھالنے کے لیئے کوئی شخص پیدا ہو لیکن جب ضرورت وقت کو پورا کرنیوالا انسان انکے سامنے پیش کیا جاوے تو اسکا ماننا تو الگ ضرورت وقت تک سے انکار کر دیتے ہیں لیکن وہ اس برگزیدہ انسان کے مقابلہ پر آکر کچھ ہی کہیں انکی تقریریں انکی تحریریں انکی نظمیں موجود ہیں کہ جن میں انہوں نے اس زمانہ کے لیئے ایک مصلح کی ضرورت کو مانا۔ اور مصلح بھی کوئی معمولی نہیں ہندوں کے لیئے کرشن یہودیوں کے لیئے ایلیا اور مسیح عیسائیوں کے لیئے یسوع پارسیوں کے لیئے زردشت بدھوں کیلیئے بدھ اور مسلمانوں کے لیئے مہدی کی ضرورت بتلائی جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت اللہ کے مطابق ہمارے حضرت مسیح موعود کے لیئے بھی لوگوں

کے دل خود بخود بول رہے ہین اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ وقت ایک بڑے مصلح کا
ہے چنانچہ اسکا ایک عملی ثبوت یہ ہے کہ مختلف ملکوں مین مختلف ٹولوں نے
اس قسم کے دعوے بھی کیئے ہین چنانچہ انگلستان کے پگٹ اور امریکہ کے ڈوئی
کے حالات سے تو ہمارے ناظرین واقف ہی ہونگے کہ انکے کیا دعوے تھے اور
یہ کہ وہ آخر حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں سے تباہ و برباد ہوئے مگر مین ناظرین کی
واقفیت کے لیئے اسجگہ ایک عورت کا ذکر کرنا چاہتا ہون جسکا نام جوہنیا سوٹ تھکاٹ
ہے جو کہ سنہ ۱۷۵۰ء مین پیدا ہوئی اور جس نے سنہ ۱۸۰۱ء کے قریب نبیہ ہونے کا
دعوئی کیا ڈوئی اور پگٹ ایسے مرتبہ تک نہین پوہنچے کہ وہ اس عورت کا مقابلہ
کر سکین کیونکہ پگٹ کے پیرو تو بہت ہی تھوڑے تھے ہاں ڈوئی کے دس ہزار
تک پہنچ گئے تھے مگر اس عورت کے پیرو ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہیں یہ
انگلستان کے علاقہ ڈیون شائر مین ایک کسان کے ہاں پیدا ہوئی۔ اور
اوائل عمر مین ایک سوداگر کے ہاں دکان کے کام کاج پر ملازم ہوئی کچھ مدت
تک تو آرام سے کام کرتی رہی لیکن آخر نا معلوم کہ کن اسباب سے تحریک پا کر
اسے مذہبی معاملات کی طرف توجہ ہوئی اور الہام کا دعوئی کیا وہ اپنے لیکچروں
مین کہتی تھی کہ جب مین سنہ ۱۷۵۰ء کو پیدا ہوئی تو میرے پیدا ہونے پر فرشتون
نے بہت خوشی کی اور یہ کہ اسکی تمام عمر خدا کے خوف مین گزری ہے اور بچپن
سے ہی اسکے دل مین خدا کا رعب بڑے شاندار طور سے جاہ گزین تھا اسکا دعوی
تھا کہ کتاب مکاشفات مین جو ایک عورت کا ذکر ہے اور جس کو دلہن اور برہ
کی بیوی کہا گیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ سورج میں ملبوس ہوگی وہ مین ہی ہون
اسکا دعوے تھا کہ مین اسلیئے آئی ہوں کہ تا لوگوں کو مطلع کردوں کہ مسیح کی
آمد ثانی نزدیک ہے بہت سے آدمیوں نے اسکی بات کو سنا اور ایمان

لائے اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ عورت خواہ کسی مرض مین گرفتار تھی یا جھوٹی تھی مگر اسکے دعوے سے یہ بات ضرور نکلتی ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں مین مسیح کی آمد ثانی کا انتظار شروع ضرور ہو گیا تھا چنانچہ اگر وہ اس قسم کے خیالات نہ رکھتے تو اول وہ عورت اس قسم کا دعویٰ ہی نہ کرتی اور اگر وہ کرتی تو لوگ اسپر یقین نہ کرتے مگر اُسکا دعوےٰ اور ایک گروہ کا اسے فوراً مان لینا ثابت کرتا ہے کہ آج سے سو سال پہلے سے ہی زمانہ کی حالت ایسی بگڑ گئی تھی کہ دنیا کسی ریفارمر کی ضرورت کو بڑے زور سے محسوس کرنے لگی تھی؛

اس عورت کا دعوےٰ تھا کہ میرے مُنہ سے ایسی ایسی باتیں نکلینگی جو قبل از وقت ہونگی مگر آخر ایک دن پوری ہونگی اور چونکہ اب یہہ نبوت کا بھی دعوےٰ کر چکی تھی اسکے مریدین بھی اس سے بہت ڈرتے تھے اور نہایت تعجّب اور غور سے اسکی باتونکو سنتے تھے کہ نہ معلوم اسکے مُنہ سے کیا نکل جائے؛

اسے اپنے دعوے پر اسقدر بھروسہ تھا کہ یہ ایک لمبے عرصہ تک انگلستان کے پادریوں اور بشپوں کو کہتی رہی اور زور دیتی رہی کہ میرے متعلق کافی تحقیقات کرو اور میرے دعوے کی تصدیق کرو لیکن انھوں نے ہمیشہ انکار ہی کیا مگر اسکے باوجود بہت سے بڑے بڑے آدمیون نے اسے قبول کیا اور خود کئی ایک پادریوں نے بھی اسکی باتوں کو قبول کیا اور اسکے دعووں کی تصدیق کی اسکے مریدین مین بڑے بڑے امیر لوگ بھی داخل تھے اور اسکی باتوں پر بہت یقین رکھتے تھے اگرچہ یسوع نے جب ایک امیر کو کہا کہ اپنی دولت لٹا دے تو اس نے انکار کیا اور واپس چلا گیا مگر اسکے مریدین مین

ہے۔ دِتو مرد عورتین بھی ایسی تھین کہ وہ اپنا مال اس کی خوشی کے لئے دینا کچھ مشکل نہیں سمجھتی تھیں چنانچہ ایک عورت مسز ایسیم مرتے وقت اپنی جائداد اسی کو دیگئی اور زندگی مین بھی اسکا خرچ اسی نے برداشت کیا ہوا تھا اگرچہ اس عورت کے رشتہ داروں نے بہت شور مچایا مگر قانون کے آگے کچھ پیش نہ چلی۔ چونکہ یہ روپیہ زیادہ تر اُس فرقہ کے اصول اور اس نبیہ کے الہامات شایع کرنے کے لئے تھا اس لیئے اس سے اس مسیحی نبیہ کے حالات اور الہامات شایع کیئے گئے چنانچہ رفتہ رفتہ اس گروہ کے کئی اپنے گرجے بھی بن گئے اسے اپنے مذہب کے پھیلانیکا اسقدر شوق تھا کہ یہ ایک جگہ بیٹھے رہنے پر مطمئن نہ ہوئی بلکہ اُسنے شہر چھوڑ کر گاؤں مین بھی دورہ شروع کیا اور عام لوگوں مین وعظ نصیحت شروع کی اور بہت سے لوگوں کو اپنے دعوے کی صداقت متوادی

اسکے واقعات مین ایک بات بہت ہی حیرت خیز ہے اور وہ یہ کہ خود اسکی زندگی میں ایک شخص نے دعوےٰ کیا کہ وہ بھی نبی ہے اور مسیح کا بھتیجا ہے اور یہ کہ وہ یہودیوں کی طرف بھیجا گیا ہے اور عنقریب یہودی یروشلم پر پھر قابض ہوجائینگے اور یہ انکا کپتان بن کر کام کریگا اور اس عورت نے اسکے دعوے کا انکار نہیں کیا بلکہ اسے اپنا دوست سمجھتی رہی اور جبکہ گورنمنٹ نے اسکی دیوانگی سے تنگ آکر اسے پاگل خانہ مین بند کردیا تو اس نے پیشگوئی شایع کی کہ اگر یہ شخص آزاد نہ کیا جائیگا تو انگلستان برباد ہوجائیگا!

اسکو الہام کا بھی دعوےٰ تھا اور جب کبھی اسے الہام ہونے لگتا۔ تو اسکے اندر ایک جوش کی سی کیفیت پیدا ہوتی جس پر یہ اپنے سیکرٹری کو بلاتی اور الہام کے الفاظ اسکی زبان پر آنے شروع ہوجاتے جنہیں وہ نہایت احتیاط

کیسا تھا لکھا جاتا جن کی نسبت کہاجاتا ہے کہ بہت غلط ہوتے تھے۔ اور صرف صرف ونحو کی ہی غلطیاں اس مین ہوتی تھیں بلکہ وہ ایک بیہودہ نظم کے رنگ مین ہوتے تھے اور انکا مضمون لغو اور قابل مضحکہ ہوتا تھا بات خواہ کچھ بھی ہو مگر اتنا ضرور ہے کہ انگریزی مصنفین نے اسکے حالت لکھنے میں اپنے دل کا بخار بھی بہت کچھ نکالا ہے کیونکہ اس عورت کے متعلق اور اسکے کل تابعین کے متعلق جن مین بعض بڑے بڑے آدمی بھی ہیں بار بار یہ الزام لگایا ہے کہ انکو ٹھیک بولنا تک نہین آتا مگر ہمیں اس سے کچھ غرض نہین ہمین تو اصل مضمون سے کام ہے اسکی بعض پیشگوئیاں بھی لکھتی ہین اور وہ یہ کہ ایک دفعہ اس نے کہا کہ انگلستان مین ایک خونی عورت پھانسی پر چڑھانیوالے آدمی کے ہاتھ سے ایسے معجزانہ طریق سے بچ جائیگی کہ لوگ دیکھتے کے دیکھتے رہجائینگے اور ایک اور موقع پر جب کہ فرانس کے مشہور اور زبردست بادشاہ نپولین بونا پارٹ کا اُٹھایا ہوا فتنہ یورپ مین موجزن تھا اور انگلستان کا بچہ بچہ ایک خطرناک خوف کیوجہ سے دہشت زدہ تھا کیونکہ نپولین نے انگلستان پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا تھا اس نے ایک پیشگوئی شایع کی کہ نپولین کسی نہ کسی طریق سے انگلستان کی زمین پر اُتر آئیگا اور اسوقت اس مسیحی نبیہ کے پیرون مین سے کوئی اُسے قتل کردیگا مگر نہ تو کوئی قاتلہ ایک عجیب معجزانہ طریق سے سولی پر سے زندہ بچکر بھاگی اور نہ نپولین کو انگلستان مین اترنیکی خدا نے توفیق دی۔

اس سے ایک دفعہ کچھ عورتوں اور مردوں نے اپنی قسمت دریافت کی اور ایک بڑی رقم دینے کا ارادہ کیا مگر اس نے انہیں بہت گالیاں دیں اور کہا کہ مین تمہاری قسمتین دریافت نہین کرسکتی میں نبیہ ہوں کہ قسمت بتانیوالی اور اس نے انہین بددعا دی کہ جاؤ تم اور تمہارے مال ہلاک ہوجائیں اس موقعہ

پرہین افسوس کئے بغیر نہین رہ سکتا ہمارے بعض مسلمان بھائی اُس دیوانی عورت سے بھی زیادہ نادان ہین وہ تو اتنا سمجھتی تھی کہ نبی اور قسمت بتانیوالون مین فرق ہوتا ہے مگر یہ لوگ نبوت کیساتھ یہ باتیں بھی لازمی قرار دیتے ہین گویا کہ نبوت کو کسیقدر نجوم کچھ قیافہ شناسی اور تھوڑی بہت خدائی پر مشتمل سمجھتے ہین۔ (نعوذ باللہ) نبی تو اپنے آپکو خدا کے ہاتھ کا ایک آلہ قرار دیتا ہے جو وہ چاہتا ہے اس سے کام لیتا ہے اسکا اپنا کچھ دخل نہین ہوتا حالانکہ نجومی یا قیافہ شناس اپنے علم اور طاقت کے بل پر یہ کام کرتے ہین اور گو کہ ہمیشہ ذلیل اور بدحال اور خستہ وخراب رہتے ہین اور اکثر ان کے ڈھکوسلے غلط ہی ثابت ہوتے ہین مگر پھر بھی ہر معاملہ پر رائے زنی کرنیکے لئے تیار اور آمادہ رہتے ہین اسکے برخلاف نبی کو اسکے مخالف کتنا ہی ستائیں اور زور دیں کہ تو ہماری خواہشوں کے مطابق فلان معجزہ دکھا مگر وہ خدا کے ارادہ کے برخلاف ہونٹ ہلانا بھی ناجائز سمجھتا ہے ہاں جب بدکرداروں کی نسبت معجزہ دکھاتا ہے اور خدا کا فیصلہ انہین سناتا ہے تو پھر سدوم اور عمورہ کی بستیوں اور مکہ کے کفار کی طرح انکا مددگار نہ زمین پر رہتا ہے نہ آسمان پر جیسا کہ آجکل بھی ہمارے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر خدا نے طاعون زلزلہ اور طوفان کے نشان دکھائے ہیں۔

اس مسیحی نبیہ کا یہ بھی دعوے تھا کہ مجھے خدا نے طاقت دی ہے کہ مین جسکو چاہون بخشدون چنانچہ اس نے ایک عجیب بے ڈھنگی سی عبارت بنا رکھی تھی جسکا یہ ترجمہ ہے "خدا کی مہر کی ہوئی۔ چنی ہوئی اس قیمتی آدمی کی کامیابی۔ زندگی کے درخت کا وارث ہونیکے لئے۔ خدا کا وارث اور یسوع مسیح کیساتھ نائب وارث بنائے جانیکے لئے۔ جوہنیا سوتھکاٹ" اس عبارت کو

بہت سے کاغذون پر اُس نے لکھ چھوڑا تھا اور بہت سے لوگوں کو تقسیم کرتی تھی اسکے مرید بہت شوق سے اسے لیتے تھے اسکا قول تھا کہ جو شخص اِس کاغذ کو اپنے پاس رکھیگا وہ اس دنیا اور اگلے جہان دونوں جگہ کی مُصیبتون سے بچ جائیگا ان کاغذوں پر ایک مضبوط مہر لگی ہوئی ہوتی تھی اور وہ کہتی تھی۔ کہ جب مجھے اِس قسم کے کاغذ لکھنے اور انپر مہر ثبت کرنیکا حکم دیا گیا تو مین بہت حیران ہوئی کہ وہ مہر کہان سے آئیگی تو فرشتہ نے جو یہ حکم لایا تھا کہ وہ اُسے اسکی صندوقچی کے خانہ مین سے ملیگی اور یہ کہ جب اُس نے دیکھا تو واقعی وہاں ایک انگوٹھی پڑی ہوئی تھی جسپر (جے۔سی) دو حرف لکھے ہوئے تھے اور دو ستاروں کے نشان تھے پہلے حرف سے مراد خود مسیح اور یہ نبیہ تھی اور دو ستاروں سے ایک سے جو صبح کا ستارہ تھا مراد مسیح تھا اور دوسرے سے جو شام کا تھا یہ نبیہ تھی ایک دفعہ اس نے کہا کہ آج مجھکو حکم دیا گیا تھا کہ مین رات کے بارہ بجے سے پہلے بادشاہ اور اسکی آدھی رعایا کو جو کہ اُسکی وفادار ہے بخشوں یہ رقعہ آغاخانیوں کے رقعہ سے بہت مشابہ تھا؛

اس خدائی کی مہر کے متعلق جوہنیا ایک عجیب واقعہ بیان کرتی ہے اور وہ یہ کہ جب اُس نے کثرت سے لوگونکو بخشنا شروع کیا تو شیطان کو بہت ہی غصّہ آیا اور وہ مجبور ہوکر ایکدن جوہنیا سے ملاقات کے لیے آیا۔ شاید اسلیئے آیا ہو کہ مسیح کی نائب بھی اس شرف سے خالی نہ رہجائے خیر اس نے آکر اس نبیہ کو بہت گالیان دین اور بہت دھمکایا اور کہا کہ مین تجھو ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھینک دونگا غرض بہت کچھ بُرا بھلا کہا چنانچہ خود اسکا بیان ہی کہ شیطان بہت ہی تیز ہوکر کہنے لگا " او بے حیا تو ہمیشہ خدا کی خوش آمد کرتی رہتی ہے تا کہ وہ تیرا دوست بنا رہے مجھو ایسے کمینہ اور مکاری کے

کاموں سے نفرت ہے اور بد ذات اپنی لعنتی زبان کو جو قینچی کی طرح چلتی ہے بند کر۔ خدا کو بھی عجیب سوجھتی ہے کہ اُس نے ایک بیہودہ عورت کو اس لئے چنا ہے کہ وہ شیطان سے بحث کرکے اُسے ہرائے اور نیچا دکھائے اور اُسے بولنے ہی نہ دے" یہ وہ کلمات ہیں جو کہ یہ نبیہ کہتی ہے کہ شیطان نے اسکی نسبت استعمال کئے اور اسکا قول یہ ہے کہ شیطان نے اسوقت تک گالیاں دینی نہ چھوڑیں جبتک کہ اسکو یہ نہ معلوم ہو گیا کہ اب سب کچھ بیفائدہ ہے اور یہ کہ اب یہ نبیہ اُسپر فتح پا چکی ہے مگر کچھ مدت کے بعد پھر شیطان نے اس عورت کا پیچھا کیا ہے اور اتنا ستایا کہ آخر اسے مجبور ہو کر خدا سے یہ دعا کرنی پڑی کہ وہ شیطان کی جھگڑالو زبان کو بند کر دے اور اسے زنجیروں میں جکڑ دے چنانچہ وہ کہتی ہے۔ کہ اسکے بعد میرا سر چکرایا اور معلوم ہوا کہ وہ ظلمت کے اثر سے آزاد کیگئی ہے"!

یہ عورت اپنے مخالفین کی نسبت بہت سخت الفاظ استعمال کرتی تھی۔ اور اسکا نہ صرف یہی دعویٰ تھا۔ کہ مسیح کے آنیکا وقت قریب ہے بلکہ یہی کہتی تھی کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ مسیح مجھی کو پیدا ہو گا چنانچہ وہ کہتی ہے کہ ایک فرشتے نے مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ" اس سال یعنے ۱۸۱۴ء میں جبکہ تیری عمر چونسٹھ سال کی ہے تجھے ایک لڑکا پیدا ہو گا اور وہ خدائے قادر کی طاقت کا کرشمہ ہو گا" اسکے بعد اس نے بدن میں ایک خاص طاقت محسوس کی اور کہا کرتی تھی کہ" چونکہ مجھے پہلے کبھی کوئی بچہ نہیں ہوا۔ اسلیئے میں اس بات کا انصاف ان بچوں کی ماؤں پر چھوڑتی ہوں جو کہ میری خبر گیری کرتی ہیں اور جنکا پکا فیصلہ ہے کہ اسوقت میری وہی حالت ہے جو کہ ایک حاملہ عورت کی ہوئی ہے اب میں یہ کہتی ہوں کہ یہ بات ابھی ثابت ہونی

ہے کہ آیا میرے جذبات اور اُنکے فیصلے ٹھیک ہین یا غلط - آیا یہ ایک بچہ ہو یا نہین مگر چند ایک مہینہ میری اس بات کا فیصلہ کر دینگے کیونکہ مین اب اس سال کے آخر تک زندہ نہین رہ سکتی کیونکہ میرے بدن مین ایک ایسی بڑھوتی ہو رہی ہے کہ جبتک کچھ نکلے نہین تو میرے بدن کی محدود جگہ اُسے سنبھال نہین سکتی"

سبحان اللہ یورپ کے وہ باشندے جو معجزات پر ہنسی اُڑاتے ہین جن کے لیئے سیدھی سادھی باتین بھی اگر معجزہ کے نام سے بیان کی جائین تو ناقابل تسلیم ہوتی ہین جنکو خود حضرت مسیح کے تولد پر شک ہے کہ بن باپ کے کسطرح سے ممکن ہے (ضرور اس مین کچھ بھید ہو گا) اس بات کو سنکر اچھل پڑے اور سارے ملک مین ایک شور برپا ہو گیا یہانتک کہ لنڈن کے مشہور اخبار دی ٹائمز مین کئی خطوط شایع ہوئے جن مین سے بعض مین تو اس نبیہ کا انکار اور اسکی پیشگوئی کی ہنسی کی گئی تھی مگر بعض نے اسکے برخلاف اسکی بات کی بڑے زور سے تائید کی اور ایک معجزہ قرار دیا - یہانتک کہ ایک پادری صاحب نے مین گرجے مین اسکی ذات پر دلائل دیے اور اُسے سچا ثابت کرنیکی کوشش کی یہ واقعہ یورپ کی عجوبہ پسند طبیعتوںکے لیئے ایک چھوٹا سا معاملہ نہ تھا انگلستان تو انگلستان غیر ممالک کے بڑے بڑے آدمی اس بات کی تصدیق کے لیئے وہان آئے جن مین سے ایک تو فرانس کا مشہور ڈاکٹر تھا جو کہ عورتوںکی بیماریوںکے علم کا پیرس مین پروفیسر تھا اور ملکہ فرانس کا بچہ جنا نیوالا تھا دوسرا ایک اور بڑا مدبر جرنیل روس سے آیا تھا یہ جرنیل زار روس کا خاص ایڈ یکانگ تھا - اس کے علاوہ اور بہت سے آدمی یورپ کے محض اسی غرض کے لیئے آئے تھے کہ اس عورت کے حمل

کی تصدیق کریں اب چونکہ دن بہت قریب آرہے تھے اسکے مریدوں میں عجیب جوش پھیلا اور تمام انگلستان میں آئندہ پیدا ہونیوالے بچہ کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ تحفہ بننے لگے اور اس کے مریدوں نے بے صبری سے ایک ایک دن گنتا شروع کیا اور آپ کے گھر پر تحفوں کے انبار لگ گئے جو کہ عنقریب پیدا ہونیوالے مسیح کے لیئے تھے ان تحفوں میں مسیح کیلیئے لیس دار ٹوپیاں بھی بھیجی گئی تھیں اور خوب آراستہ کیئے ہوئے گلوبند بھی تھے کڑھے ہوئے چغے تھے ایک شال تھی جس پر دو ہزار دو سو روپیہ خرچ کیا گیا تھا ایک چاندی کی چھوٹی سینی تھی جس پر یہ لفظ لکھے ہوئے تھے کہ " اے مسیحا سلیم کے شہزادہ تجھے سلام کہتے ہیں" پھر چھوٹے بچو نکے چمچے تھے جو چاندی کے تھے شراب کے چھوٹے پیالے تھے ایک چاندی کا قدح تھا جو کہ اس نبیہ کے برمنگھم شہر کے مریدوں کی طرف سے پیش کیا گیا تھا اور جس پر لکھا ہوا تھا کہ " یہ سلامتی کے شہزادے کی محبت کے نشان کے طور پر بھیجا گیا ہے " لیکن ایک تحفہ سب سے بڑھ گیا اور واقعی شاندار تھا اور وہ ایک بچّہ کا بستر تھا جو ایک نہایت اعلیٰ سفید لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اور اس پر کثرت سے سونے کا کام کیا ہوا تھا اسکے اندر اعلیٰ قسم کی نیلی اطلس کے گدے اور فرش تھا ایک سونے کا تاج بستر کی چھت پر لگا ہوا تھا اور اس پر یونانی لفظ سلوہ سمینیکے بنے ہوئے تھے اور چھت پر ایک سونیکی فاختہ تھی اور اُسکے ارد گرد یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ کہ " موعودہ لڑکے کے لیئے مریدین کی طرف سے دل کی سچی خوشی کے ساتھ دیا ہوا تحفہ " غرض یہ بستر ایک عجوبہ تھا جو کہ جوہناکے مریدین نے چندہ کیکے موعودہ لڑکے کے لیئے پیش کیا اس پر تین ہزار روپیہ خرچ ہوا تھا۔

گر معلوم ہوتا ہے کہ خود اُسے سچائی تکلیف دے رہی تھی اور اُس کا دل محسوس کر رہا تھا کہ یہ سب کچھ میری اندرونی بیماری کا نتیجہ ہے کیونکہ وہ بار بار ایسی باتیں کرتی تھی کہ جن سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ خود شک میں پڑی ہوئی ہے چنانچہ ایکدفعہ اُس نے کہا کہ یہ جو تحفے بھیجے جاتے ہیں میں نے انکا اندراج کرنے کے لیئے ایک رجسٹر بنانیکا حکم دیا ہے تا کہ اس میں ہر ایک تحفہ دینے والے کا نام و پتہ اور جو کچھ اس نے دیا ہے لکھا جایئے اور اگر کسی وجہ سے میں دھوکا خوردہ ثابت ہوں تو پھر تمام لوگونکو انکے تحفے واپس بھیجدیئے جائیں مگر پھر بھی اُسے اپنے حاملہ ہونیکا بہت کچھ یقین تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جھوٹی نہ تھی بلکہ پاگل تھی یا کوئی اور مرض اُسے لاحق تھی اور اسکے یقین کا اس طرح پتہ لگتا ہے کہ اُس نے ولایت کے بعض مشہور اخبارات میں اس بات کا اعلان کرایا تھا کہ اُسے ایک عالیشان مکان کی ضرورت ہے جو کہ اُسکے زچہ خانہ کے لیئے کافی ہو چنانچہ لکھا تھا کہ "چونکہ گرجہ اور سلطنت کے اعلیٰ افسروں کو درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے ڈاکٹر اس موقعہ پر بھیج سکتے ہیں اور چونکہ بہت بشپوں کو بھی بلایا گیا ہے کہ وہ بچہ کے معاملہ کی تحقیقات کریں اور چونکہ اور بہت سے یہودیوں اور دیگر لوگونکو آنیکی اجازت دیگئی ہے۔ اور بہت سے اسکے دوست بھی آنیوالے ہیں تا کہ بچہ یعنے مسیح کی پیدائش کیوقت وہاں حاضر ہوں اسلیئے ایک ایسے گھر کی ضرورت ہے جو کہ ایک بڑی جماعت کے لیئے کافی ہو اور چونکہ ایک ڈاکٹر کی رائے کے مطابق وہ دن بہت ہی نزدیک ہے اس لیئے میکائیل کے نمودار ہونے سے پہلے ہی یہ مکان مہیا ہونا چاہیئے" انہی دنوں میں اس نے عام طور پر یہ لیکچر دیا کہ "میں نے اپنے دلائل

بتا دیئے ہیں کہ کیوں مین نے اس واقعہ پر یقین کیا اور دُنیا مین شایع کیا کہ ایسا واقعہ ہونیوالا ہے اور مجھے پورے طور سے یقین ہے کہ بائبل کی باتوں کو پورا کرنیکے لیئے عجیب عجیب واقعات ہونگے اور اُس کے بعد لوگوں کا پیغمبروں کے مقولہ کے مطابق خدا کے روبرو پیش کئے جائیں گے اور انجیل کی سچائی ثابت کی جایگی لیکن مین دیکھتی ہون کہ لوگ مجھ پر ہنسی کرتے ہیں کہ مین کیسی بیوقوف ہوں کہ مین نے ایسی بات پر یقین کیا اور لوگوں میں شایع کی لیکن تب بھی مجھے صاف طور سے نظر آرہا ہے کہ اگر مین اسے اسوقت تک چھپاتی تو لوگوں کے لیئے اور بھی گنجایش تھی کہ وہ مجھے ہنستے کہ یہ ایک نبیہ ہے اور ایسا بڑا واقعہ بھی قبل از وقت نہیں بتا سکی کہ لوگ اسے سنکر ایمان لاسکتے ؛؛

اس نے اپنی ایک کتاب کہ جس مین اسکی تصویر بھی تھی اسوقت کے بڑے بڑے آدمیوں کو بھیجی تھی جن مین بعض شاہزادے ۔ پادری اور سرکاری عہدہ دار بھی شامل تھے اور اُس نے بتایا کہ یہ اس لیئے کیا ہے کہ لوگ یہودیوں کو میرے نام پر دھوکا نہ دین کیونکہ جب بڑے بڑے آدمی اس کے گواہ نہ ہونگے تو باہر کے اور اس مُلک کے یہودی اس شک مین نہ پڑینگے کہ ان کو مسیح کی پیدائش کے متعلق دھوکا دیا گیا ہے ۔

اب وہ دن جس کی مدت سے انتظار تھی آگیا اور میکائیل کی تہوار مین تھوڑے ہی دن باقی رہ گئے ۔ چنانچہ لنڈن کے ایک بڑے مکان مین ۔ جو ہیناز جگی کے ایام گزارنے کے لیئے گئی آخر خدا خدا کرکے میکائیل کی تہوار کا دن آیا جوکہ ۲۹ ستمبر کو ہوتا ہے اور یہ وقت تھا کہ یسوع نے دوبارہ جنم لینا تھا لیکن دنیا کو نہایت سخت مایوسی ہوئی جبکہ وہ دن گذر گیا اور کوئی بچہ

نہ پیدا ہوا لیکن اس کی بیماری روز بروز بڑھتی گئی بہتیرے ڈاکٹر اسکے دیکھنے کے لئے آئے اور عوام میں ایک بڑا جوش پھیل گیا اور اس کے مریدین ملک کے ہر حصہ سے جوق در جوق اسکے پاس آنے لگے۔ لیکن یسوع مسیح ابھی تک پیدا نہ ہوا یہ وہ وقت تھا کہ دوسرے عیسائی جو اسپر ایمان نہ لائے تھے۔ خوشیاں سناتے تھے کہ اس آفت سے نجات ہوئی۔ لیکن اسکے مریدین کی کیفیت یہ تھی کہ امید اور اعتقاد کے جذبات ان کے دلوں میں موجزن تھے اور وہ منتظر تھے کہ کب خداوند یسوع مسیح کی زیارت ہو۔ اب ایسا وقت تھا کہ خود جوہنا کے دلوں میں شکوک کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا اور ایسی حالت میں جبکہ وہ بستر بیمار پڑی ہوئی تھی اور درد اور تکلیف سے بیقرار ہو رہی تھی آسے وہموں نے گھیر لیا چنانچہ نا امیدی کے جوش میں اُس نے ایکدفعہ اپنے مریدوں سے کہا کہ "جب تم نے مجھے اپنی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہوگا تم نے بعض اوقات مجھے یہ کہتے ہوئے بھی سنا ہوگا کہ مجھے اپنے اس الہام پر کچھ شک بھی تھا لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی تھی کہ تم لوگوں نے مجھے کبھی نا امید ہونے نہ دیا جب کہ میں اکیلی ہوتی تھی تو مجھے اکثر خیال آتا تھا کہ مجھے دھوکا لگا ہے لیکن جب میں لوگوں میں باتیں کرتی ہوتی تھی تو مجھے ایک ذرہ بھر بھی شبہ نہیں ہوتا تھا اور اب جو کچھ میں محسوس کر رہی ہوں اس سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں عنقریب مرنیوالی ہوں اور یہ کہ ایکدو دن میری زندگی کا خاتمہ کر دینگے سب کچھ مجھے ایک دھوکا معلوم ہوتا ہے" اور اس بات کو کہکر وہ زار و قطار رونے لگی۔

مگر شاباش اسکے مریدین کو جو جھوٹ کی تائید میں ایسے سرگرم تھے۔ کہ

اُنھوں نے بڑے زور سے کہا کہ اگر لنڈن کے تمام ڈاکٹر اسکے حمل کے خلاف فتوٰی دینگے تو بھی وہ اُنکو جھوٹا سمجھینگے کیونکہ یہ واقعہ بائبل مین ایسا صاف اور زور سے بیان کیا گیا ہے کہ اب اور کسی شہادت کی ضرورت نہین اور یہ کہ انکے پاس ایسے پختہ واقعات ہیں کہ انکی بنا پر وہ اندھے سے اندھے اور متعصب سے متعصب انسان کو بھی قایل کراسکتے ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ملکی معاملات ان کے بیان کرنیکی اجازت نہین دیتے *

گو کہ اس موعودہ بچہ کی پیدایش کی نسبت بتایا گیا تھا کہ وہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۸۱۴ء میں ہوگا لیکن اب دسمبر کے آخری دن بھی پہونچ چکے تھے لیکن اب تک مسیح کی آمد نہیں ہوئی تھی ابھی جوہنا تردد مین تھی کہ اپنی موت کا وقت قریب دیکھکر وہ چلائی "خدا کا اس سے کیا مطلب ہے" مین تو اب یقیناً مر رہی ہوں" جس پر اسکے مریدوں مین سے ایک پُرجوش مرید کرنیل ہارود نے کہا کہ "نہین نہیں تم نہیں مروگی اور اگر تم مر بھی گئی تو یقیناً" تم پھر زندہ ہو کر واپس آوگی" جس پر اس نبیہ کی بہت کچھ تسلی ہوئی اور اُسکے دل میں ایک تحریک پیدا ہوئی جس کی بنا پر اُس نے کہا کہ اگر مین مرجاؤن تو میری لاش کو محفوظ رکھا جائے چنانچہ اُس نے کہا کہ میرے مرنیکے بعد میرے جسم کو بہت ہی نرمی اور احتیاط کیساتھ چار دن تک رکھا جائے اور چوتھا دن وہ ہوگا کہ جب کہ خدا پر اُسے امید ہے کہ وہ پھر زندہ ہو جائیگی اور اگر وہ عرصہ گزر جائے اور اسمین زندگی کی کوئی علامت نہ پیدا ہو تو اس نے کہا. کہ میری لاش ہوشیار ڈاکٹروں کے سپرد کیجائے مگر اُسکے مریدین نے پھر بھی کچھ شبہ نہ کیا بلکہ ایک مرید نے کہا کہ ہان تمہارے جذبات انسانی ہیں ہمیں پکا یقین ہے کہ تم ایک ایسی عورت ہو جسکو خدا نے چن لیا اور یہ کہ

وہ موعود بچہ پیدا ہوگا اور اسکے برخلاف خواہ تم کچھ کہو ہمارے ایمان میں کمی نہو گی۔"

اس کے بعد وہ تھوڑے عرصہ کے لیے کچھ سنبھلی مگر پھر اور بھی کمزور ہو گئی اور اسکو ایک غشی سی آگئی اور اسکے مریدوں نے جان لیا کہ اب اسپر موت کی حالت طاری ہو رہی ہے چنانچہ انکا یہ خیال سچا نکلا اور ۲۷ دسمبر ۱۹۱۴ء کو منگل کے دن یہ اعلان شایع کیا گیا کہ آخر کار وہ آج صبح کو مین جلدیجے مرگئی۔

اسکے مریدوں کی سادگی یا بیوقوفی اس سے خوب معلوم ہوتی ہے۔ کہ ان دنوں میں انگلستان کی امریکہ سے جنگ تھی چنانچہ جب وہ مری تو اسی دن صبح کی خبر آئی اس پر اس کے مریدوں میں سے ایک نے ایک ڈاکٹر سے کہا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم ہوتا کہ یہ ایک نہایت عجیب واقعہ ہے اور جب اس عقلمند ڈاکٹر نے بیان کیا کہ یہ بات اسکی سمجھ سے بالا ہے تو اس نے جواب دیا کہ اگر تم یہی نہیں دیکھ سکتے کہ خدا کیا کیا بڑے کام کرنیوالا ہے تو تم یقیناً اندھے ہو۔"

غرض اسکا جسم فلالین میں لپیٹ کر رکھدیا گیا اور گرم پانی کی بوتلیں اسکے پہلوؤں میں اور پیروں کے پاس رکھدی گئیں کیونکہ انہیں یقین تھا کہ جوہنا پھر زندہ ہوگی اور اسکے مرید عام طور سے بیان کرتے تھے۔ کہ وہ اس لیئے خدا کے پاس گئی ہے کہ وہ اس موعود بچہ کو حلال کا ہونیکا فتویٰ آسمان سے لے آئے (شاید سیمع کے واقعہ سے ڈر کر یہ خیال گزرا ہو) آخر چار دن گزر گئے اور ان کو یقین ہوگیا کہ اب اسکی روح واپس نہیں آئی تو اسکی لاش ڈاکٹروں کے سپرد کیگئی جہاں کہ اسے چیرنے پر معلوم ہوا

کہ اس کے پیٹ مین کوئی بچہ نہ تھا بلکہ وہ محض طبعی اسباب سے مری ہے مگر باوجود اسکے اُس کے مریدوں مین سے کسی نے اُسکا انکار نہ کیا اور سب اپنے عقیدہ پر پختہ رہے اور انھوں نے کہا کہ وہ بچہ تو شرطی طور پر پیدا ہونا تھا اگر لوگ جو ہنیا کی قدر کرتے تو مسیح بھی پیدا ہو جاتا۔ لیکن چونکہ لوگوں نے دل کی سختی سے کام لیا اور ایمان مین سستی دکھائی اسلیئے انہیں سزا ملی اور بچہ پیٹ مین سے پھر آسمان کی طرف اٹھایا گیا بلکہ وہ آیندہ پیدا ہوگا ہان جو ہنیا قبل از وقت مرگئی ہے اور پھر دوبارہ اُٹھے گی۔ اور اُسسے مسیح پیدا ہوگا اور ایک تیسرے گروہ نے کہا کہ بعض مصالح کی وجہسے جو ہنیا کے مسیح نہین پیدا ہوا مگر عنقریب ظاہر ہونیوالا ہے جو بات کہ اسبات کو ثابت کرتی ہے کہ ان کے دل محسوس کر رہے تھے کہ مسیح کی آمد ثانی کا وقت قریب آگیا ہے۔

اس عورت کی وفات کے بعد ابھی زیادہ مدت نہ گزرنے پائی تھی۔ کہ ایک اور شخص جس کا نام جارج ٹرنز تھا اس بات کا مدعی ہوا کہ وہ شلوہ جس کا وعدہ نبیہ کی معرفت لیا گیا تھا مین ہی ہون چنانچہ نبیہ کے پیروں نے اسکی بہت آؤ بھگت کی اور ان مین بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا چنانچہ انہوں نے اُسے اپنا لیڈر بنا لیا۔

مگر کچھ عرصہ کے بعد ایک اور شخص جسکا نام جان رو تھا کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ مجھکو الہام ہوا ہے کہ یہ نبیہ سچی تھی یہ شخص اپنی اوایل عمر مین کوئلہ فروشی کرتا تھا اور تجارت مین اُس نے خوب چالاکی کا ثبوت دیا تھا لیکن اپنی ستائیس برس کی عمر مین ایک دماغی تپ سے بیمار ہو کر ایسا سست ہو گیا کہ سب کام چھوڑ بیٹھا اور ہاتھ مین بائبل لئے ہوئے

اِدھر اُدھر پھرتا رہتا تھا اس کے بعد اس نے اپنی خوابیں اور الہام بیان کرنے شروع کیئے اور رفتہ رفتہ یہ اعلان کیا کہ مین نے اپنی اِن جسمانی آنکھون سے ایک صورت کو دیکھا (جو عورت ہی) اور اُسکے بائیں ہاتھ مین ایک بچہّ تہا وہ کھلے میدان مین دن کے وقت کھڑی تہی اور یہ کہ مین نے اس سے پہلے کبھی کوئی نظارہ ایسا کھلا نہین دیکھا اسکے بعد اُس نے کھلے بندون لیکچر دینا شروع کیا اور کچھ مدت کے بعد چالیس دن تک اندھیرے مین بند رہا اور پھر دریائے اٹرپہ تمیس ہزار آدمیوں کے سامنے اُس نے بپتسمہ لیا چنانچہ اُس کے مریدوں میں سے ایک کہتا ہے کہ جمعہ اور ہفتہ کے دن بڑی گھبر پڑی۔ لیکن خدا نے جان رو کو یہ ایک نشانی بتائی تھی کہ جب وہ پانی میں گھُسیگا تو سورج باہر نکل آئیگا مگر اتوار کے دن بھی بارہ بجے تک بڑی بارش لگی رہی ہم سب بارہ سے ایک کے درمیان دریا پر گئے اور اُسوقت کئی ہزار مخلوق دریا کے دونوں کنارون پر جمع تھی اور بہت سے ہمارے راستہ پر جمع تھے لوگون نے ارادہ کیا تھا کہ اسکا مقابلہ کیا جائے تھوڑی دیر کے بعد جان" اکیلا دریا کی طرف ایک میل تک چلکر گیا اور گو راستہ مین بہت سون نے اُسے قتل کی دھمکی دی لیکن پھر بھی خدا نے اُسے سلامت رکھا اور جب وہ کنارہ کے قریب پہنچا تو لوگوں نے اُسکے لیئے راستہ کر دیا جب وہ دریا پر پہنچ گیا تو چونکہ آسمان پر بادلوں نے اندھیر کیا ہوا تھا اور سورج کے نکلنے کا کچھ نشان نہ تھا اسلیئے اُس نے ارادہ کیا کہ یہاں سے ہٹ کر آگے جائے لیکن لوگوں نے شور مچایا کہ وہ بھاگنا چاہتا ہے اور پانی میں داخل ہونے سے ڈرتا ہے اور پھر اُنھوں نے اُسے اندر دھکیلنا شروع کیا اور ہزارون آدمیوں نے ایکدوسرے کو دھکےّ دینے شروع کئے پھر بھی وہ ان میں سے

نکلا اور ایک اور جگہ پر پہنچا اور اُسوقت بادل پھٹ گئے اور سورج نکل آیا اور ہم نے دیکھا کہ اس مین "موسم سے زیادہ گرمی تھی" آخر اس شخص کی اور اس سلسلہ کے اصل لیڈر ٹرز کی آپس مین کھٹ پٹ ہوئی وہ اسے جھوٹا بتاتا اور یہ اُسے - اسکے مرنے پر اس نے اعلان دیا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مین اس سلسلہ پر حکمرانی کرون چنانچہ لوگوں نے اُسے قبول کیا اور اس نے اعلان کرنا شروع کیا کہ مسیح کی آمد قریب ہے اور وہ ان لوگونکو جو اس جاق اوپر ایمان لائے ہین بخشے گا اسکے مرنے پر ایک اور شخص نے اس فرقہ میں نبوت کا دعوےٰ کیا جسکو بعض نے مانا اور بعض نے انکار کیا - اس نے شایع کیا کہ ۱۸۹۶ء مین تو مسیح کا ظہور ہوگا اور بڑے زور سے اپنے سلسلہ کی تبلیغ شروع کی مگر ۱۸۹۶ء سے پہلے ہی مرگیا مگر اس کے مرید ابتک انگلستان سکاٹلینڈ وغیرہ مین موجود ہین چنانچہ جے - ایف - بالائے جس کی کتاب سے مین نے یہ واقعات لیئے ہین حیرت ظاہر کرتا ہے کہ اس علمی زمانہ مین ایسے لوگ ممکن ہیں مگر اسے کیا معلوم کہ آنے ولے واقعات اپنے آنے سے پہلے دنیا پر اپنا سایہ ڈالتے ہین اور چونکہ خدا کا منشا تھا کہ اس زمانہ مین مسیح کو پیدا کرے اس لیئے ہر فرقہ اور ہر مذہب کے لوگوں مین اس نے ایک تحریک پیدا کردی اور ان کے دل بول اُٹھے کہ اب وہ زمانہ قریب ہے کہ خدا کا نام دنیا پر روشن کیا جائے مگر ایک بات بہت قابل افسوس ہے کہ وہ یورپین جو اسلام کی پُر حکمت اور پر معارف باتون پر ہنستے ہین خود ان مین ایسے ایسے قابل نفرت وجود پیدا ہوتے ہین اور دور از قیاس باتین کہتے ہین تو ان مین سے لاکھوں اُن پر آمنا کا نعرہ مارنیکے

لئے تیار ہو جاتے ہیں گویہ سب تعصب کے کرشمہ ہیں۔

(خاکسار ایڈیٹر)

برادرانہ پیغام

"برادرم مرزا برکت علی صاحب نے اپنی عمر میں پہلی دفعہ کسی مضمون کے لئے قلم اٹھائی ہے امید ہے کہ انکی کوشش بیکار نہ جاویگی اور احباب توجہ فرمائیں گے" ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ۔ (ایڈیٹر)

ہم دنیا میں کیوں پیدا کئے گئے؟ یہ ایک سوال ہے جو کہ اکثر اوقات انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے اسکا جواب اللہ کریم نے اپنی پاک کتاب میں یوں دیا ہے ماخلقت الجن والانس الالیعبدون ہم اسلیئے پیدا کئے گئے ہیں تاکہ اس پاک وہر ایک رنگ میں محمود ہستی ومحسن ذات کے عبد بنیں اسی کے آستانہ پر ہمارا سر تسلیم خم رہے جس بات کا حکم فرمائے کہ کرو اسکو فوراً عمل میں لائیں نہ اس میں ریا ہو اور نہ وہ تکبر سے آلودہ ہو محض اس ذات پاک کی فرمانبرداری اور اطاعت سے ہو اگر کسی بات سے منع فرمائے توحتی الامکان اسکے کرنیکا خیال تک بھی دل میں پیدا نہ ہو ایسے لوگوں کی صحبت سے بکلی معترض رہیں جو اسکے نافرمان ہوں۔

ہمارے تمام اعضا اسکی فرمانبرداری میں مشغول ہوں اس کے ذکر سے ایک سیکنڈ بھی غفلت نہو اسی کی خشیت اور اسی کی عظمت اور اسی کی سچی

محبت اور اسی کا حقیقی عشق ہو ہر وقت اس بات کی تڑپ رہے کہ کسی طرح اسکی رضا حاصل ہو۔

یہ ہے وہ کام جس کے لیے ہم پیدا کیے گئے۔ جو کہ ہمارا اصل فرض ہے پس اس کام کو تمام دیگر امور پر مقدم کرنا بلکہ مقابلہ مین دیگر امور کو کچھ بھی نہ سمجھنا ہم پر لازم ہے یاد ان کوشش کرو کہ تا ہم اپنی ڈیوٹی کو ادا کرکے سرخرو ہون ہمارے تمام افعال مطابق سنت نبوی ہوں مگر ایک حکم کی طرف میں خاص توجہ دلانا چاہتا ہون اور وہ یہ ہے کہ من احسن قولاً ممن دعا الی اللہ الخ دنیاوی امور مین ایسا دیکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی کرے تو اسکا ہمدرد ہمعزور اور عام طور پر ہر ایک دیکھنے والا مذکورہ بالا شخص کو اس حرکت سے روکتا ہے اور حتی الامکان نصیحت کرتا ہے پس ہم لوگ جب کسی کو کوتاہی غلطی نسیان یا کسی غلطی میں مبتلا دیکھیں تو اپنی زبان کو بند رکھیں تو کیوں؟ جسمانیت کو فنا ہے دنیاوی امور مین اگر نقصان آجائے تو چندان مضایقہ نہیں کیونکہ ایک دن تمام مفاد دنیا کو الوداع کہنا ہے اس سے ہمارا شہنشاہ احکم الحاکمین ناراض نہیں ہوتا اور اسکا اثر صرف اس دنیا تک ہی محدود ہے مگر روحانیت مین نقص آنا ہر دو جہان میں موجب دکھ ہے کیونکہ اس سے ہمارا معبود محسن اللہ کریم ناراض ہو جاتا ہے جب فانی مفاد کے لیے غلطیوں سے روکا جاتا ہے۔ تو کیوں باقی رہنے والے مفاد کے حصول مین نقص آجانے پر یا دوسرے الفاظ میں اللہ کی نافرمانی یا نسیان وسہو کو دیکھکر ہم اپنی زبان کو بند رکھیں حالانکہ اللہ کریم اس بات مین راضی ہے جیسا کہ فرمایا ہے کہ سب سے احسن قول اسی شخص کا ہے جو کہ موقع بموقع لوگون کو اس طرف بلاتا ہے کہ آؤ اور اپنے مولا کو راضی کرو

برادران اوٹھو اور کمر ہمت باندھو تاکہ ہم کسی طرح پر اپنے مولا کریم کو راضی کرکے سنجات ابدی حاصل کرین تاکہ ہمکو بڑھ چڑھکر عبودیت کی توفیق ملے اگر ہم ایک قدم اُٹھائیں تو خدا تعالےٰ دو قدم اُٹھائیگا اگر ہم تیز چلینگے تو وہ دوڑ کر آئیگا پس وقت کو ضایع مت کرو جہانتک ہم سکے نیکی کی تحریک کرتے رہو اپنے ملاقاتیون کو جب کبھی موقع دیکھو نصیحت کرو دیکھو حضرت یوسف ؑ نے زندان میں خواب کی تعبیر پوچھنے والونکو کیسے عجیب پیرایہ مین توحید کا وعظ کیا اسی طرح ہر وقت موقع کو نگاہ رکھو صرف اسی پر بس نہو جو کچھہ تھوڑا بہت اللہ کریم نے علم دیا ہے اُسکو تحریر کے ذریعہ لوگون پر ظاہر کرو شاید بلکہ اغلب ہے کہ کوئی سعید روح اس سے فایدہ اٹھائے یہ مت خیال کرو کہ لوگ ہمکو کم عمر یا ناتجربہ کار خیال کرینگے اور اس طرح اس تحریر پر مضحکہ اڑائیں گے کیونکہ دنیا مین تمام انسان یکساں طبیعت کے نہیں اکثر دنیا مین ایسے ہین کہ جو دیوار پر لکھی ہوئی نصیحت سے بھی فائدہ اٹھانیوالے ہین دوسرے یہ کہ مضحکہ کا خوف تب ہو جب وہ تحریر خدا کے لیئے نہ ہو بلکہ لوگوں سے تعریف چاہنے کے لیئے ہو مگر اُس بات کو دل مین جگہ نہ دو محض للہ یہ کام کرو کسی کی تعریف کرنے یا ہنسی اڑانے سے کوئی کام نہ رکھو ہمارا کام اللہ کریم کی عبودیت اور اسکو راضی کرنا اور اسکے احکام کی تعمیل ہے اسکا حکم ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر اس حکم کی تعمیل کے لیئے ہو کسی کو نصیحت کرین اگر کوئی قدردان چاہتے ہو تو خدا سے بڑھکر اور کون قدردان ہوسکتا ہے واللہ بما تعملون بصیر تمہارے اعمال کو وہ ذات دیکھنے والی ہے وہ ذات تمہاری قدر کریگی اور ضرور کریگی - اس

بات کا خیال بھی دل میں پیدا ہو کہ ہمارا علم وسیع نہیں نہ سہی کچھ تو ہے علم کا شکر یہی ہے کہ اسپر عمل ہو اور دوسروں تک پہنچانیکی کوشش کیجائے لئن شکرتم لازیدنکم اللہ کریم اس سے تمہارے علم کو وسعت دیگا۔

اگر یہ خیال ہو کہ اسکے مطابق ہمارا عمل کامل طور پر نہیں تو اگر خود فایدہ نہیں اٹھا سکے تو دوسرونکو کیوں محروم کرتے ہو غرض ہمت کرو اور جو کچھ تمہیں اللہ کریم نے علم دیا ہے اسکو اپنے سینوں میں بند نہ رکھو اگرچہ تھوڑا ہی ہو مگر لوگوں پر ظاہر کردو تاکہ خدا راضی ہو۔ اس سے علم بڑھیگا اعمال حسنہ میں ترقی ہوگی میں امیدوار ہوں کہ اللہ مجھے بھی اپنے فضل و کرم سے توفیق دیگا کہ میں اپنے خیالات اپنے بھائیوں کے آگے پیش کرسکوں آخر میں خداوند کریم سے دعا کرتا ہوں کہ اے خدا ہم سب کو توفیق دے کہ اس زندگی میں تیری رضا کو حاصل کرلیں اور ہمکو عبودیت کی توفیق دے ہمارے جسم کا ہر ایک ذرہ ہر لحظہ میں تیرے حضور سجدہ میں پڑا رہے ہمارے تمام گناہ خطا کمزوریاں جو کہ اب تک ہم سے ظہور میں آئیں اپنے خاص فضل سے وہ تمام معاف کردے اور درگذر فرما اور ان کے بد نتائج سے محفوظ رکھ اور آئندہ ایسی حرکات وخیالات سے بالکل محفوظ رکھ۔

اسلام کو تمام روئے زمین پر پھیلا دے اور ہم سب کو اسکا خادم بنا ہمیں توفیق ہوے کہ اس ثواب میں حصہ لیں ہمارا خاتمہ تیری فرمانبرداری کی حالت میں ہو۔ آمین ثم آمین

برکت علی از لاہور

سچّی راحت

"برادرم میرزا محمد احسن صاحب ایکدفعہ پہلے بھی تشحیذ الاذہان کے ناظرین کے سامنے آچکے ہیں مدت کے بعد انہوں نے یہ چھوٹا سا مضمون "سچی راحت" پھر بھیجا ہے خدا کرے کہ انہیں بھی اور ہمیں بھی اور کل ناظرین کو بھی یہی راحت نصیب ہو اور ہم لوگ خدا کے مقرب ہو جاییں" ایڈیٹر

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دُنیا مین نعمت یا راحت کی جڑھ صرف روپیہ ہی ہے روپیہ کے بغیر انسان بالکل نکمّا اور لذت وراحت سے محروم محض ہے اسکے ساتھ انسان کی سب خوشیاں وابستہ ہیں اس سے وہ اپنے کمال کو پہونچ سکتا ہے اور یہی ہے جو خدا سے اس کا قرب بناتا ہے؛

تہذیب اور ایجاد کی جان اور کسی قوم کے عروج و زوال کا باعث یہی چیز رہی ہے جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی اور جسوقت تک کہ قایم رہیگی اسی کی سبسے زیادہ خواہش اور اسی کی سب سے بڑھکر پرستش کیجاویگی۔ ایک طفل شیر خوار۔ اور ایک پیر سن رسیدہ۔ ایک نہایت ہی سخت محتاج اور ایک بہت بڑا مالدار امیر۔ ایک ارذل خلایق بدمعاش اور ایک باخدا دل ولی اور پیغمبر اسکا آرزومند دیکھا جاتا ہے غرض جدھر بھی نظر جا پڑتی ہے کوئی چیز بھی ایسی دکھلائی نہیں دیتی جسکو اسکی تمنّا یا کچھ لگاؤ نہ ہو۔

لیکن یہ مقولہ ان لوگونکا ہے جو ظاہر بین ہوتے ہین اگر غور سے

دیکھا جاوے تو حقیقی راحت کا سرچشمہ - ایمان کامل یا اپنے خدا کیساتھ سچا تعلق ہے ؎

بڑے بڑے شہنشاہان بزم اور بہادران رزم جنہوں نے ساری عمریں اسکے جمع کرنے میں گزار دیں کس بے چینی میں پڑ گئے - نینڈ حرام - راحت عنقا ہو گئی کوئی ان کے دل سے پوچھتا کہ کس حسرت سے انہوں نے اپنی جان سونپی تھی ؎

خدا تعالے جو انسان کو اپنے راستے میں خرچ کرنیکا حکم فرماتا ہے - اسکا مطلب یہ نہیں کہ خدا محتاج ہے بلکہ وہ ایسا کرانے سے انسان کو سینکڑوں سبق پڑھاتا ہے تا انسان انسان کامل بنجاوے ؎

محتاج کی مدد - یتیم کا خیال کنجوسی سے اجتناب بذات خاص ایسی صفات ہیں جن سے انسان کو راحت اور فرحت ہوتی ہے - خدا کے ساتھ سچا تعلق رکھنے والی قومیں عروج کے انتہا تک پہنچ گئیں - وہی ایجادیں کی موجد ہوئیں اور یہ انہی سے خوشہ چینی کا طفیل ہے جو کچھ کہ ہم کو اب دوسری صورت اور نرالے لباس میں دکھائی دے رہا ہے ؎

لیکن اصل بات یہ ہے کہ روپیہ انسان کی ظاہری راحت کے واسطے ہے اور حقیقی راحت کیواسطے ایمان ؎

صاحب ایمان کو یا تو اس کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر ہو بھی تو یہ خود بخود اسکے پاس چلا جاتا ہے لیکن جو اس چیز کا طالب ہے اسکے ساتھ ایمان نہیں جاتا اور یہی راحت بھی ساتھ چھوڑ دیتی ہے ؎

محمد احسن

توحید باری تعالیٰ

آج ہر ایک مذہب توحید کا مدعی ہے اور ہر ایک مذہب کا پیرو اسی بات پر زور دیتا ہے کہ ہم مشرک نہیں ہیں بلکہ موحد ہیں مگر اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے اوّل ہی اوّل توحید قائم کی اور یہی مذہب ہے جس نے اپنے متبعین سے تجاوز کر کے مخالفین اسلام کے کانوں تک پہنچا دیا۔ کہ توحید کا قائل میں ہی ہوں اور اسبات میں میرا کوئی شریک نہیں ہے اس بارے میں جتنے مذہب اب دعوے کرتے ہیں۔ دراصل وہ اسلام کے ہی خوشہ چین ہیں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو سب سے پہلے اسلام اسکے کانوں میں بڑے زور سے توحید کی آواز پہنچاتا ہے چنانچہ چھ دفعہ اسکو یہ بتایا جاتا ہے کہ[م] اشھد ان لا الٰہ الا اللہ یعنی یہ کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر کوئی لمحہ نہیں گزرتا جس میں اسلام کی طرف سے دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں بہت سے موذن بڑے اونچے اونچے مقاموں پر چڑھ کر اپنی پوری طاقت سے اللّٰہ اکبر اور اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ بلند نہ کرتے ہوں اس زور کی توحید جو ہر ایک مسجد میں ایسے زور سے پہنچائی جاتی ہے صرف اسلام ہی کی برکت ہے اس طرح پھر اسلام اپنے متبعین ہی تک اس تبلیغ کو محدود نہیں رکھتا بلکہ شاید ہی کوئی انسان دنیا میں ہوتا ہوگا جو اس آواز سے ناآشنا ہو غرض جن

م اللہ اکبر (یعنی اللہ سب سے بڑا ہے) اور دو دفعہ بتایا جاتا ہے۔ کہ

طرح سے اسلام توحید کو پیش کرتا ہے اور جس طرح جن لوگون تک اس توحید کو پہنچاتا ہے اس طرح کوئی اور مذہب نہ توحید کو پیش کرسکتا ہے اور نہ آج تک ہم نے کبھی سنا کہ کسی مذہب کے وکیل بڑے بڑے اونچے مقامون پر اپنے پورے زور سے اللہ تعالیٰ کی توحید پر گواہی دیتے ہون ایک آریہ توحید کا مدعی ہوتا ہے مگر وہ نہیں دیکھتا کہ صرف ویدہی کی مہربانی سے ہندوستان مین ۳۳ کروڑ دیوتا پوجے گئے ہیں اور پھر وہ اس بات مین بھی غور نہین کرتا کہ انکا وید سب سے پہلے اگنی دیوتا کی مہما کرتا ہے اگرچہ پنڈت دیانندجی نے اور ان کے پیرو من نے بہت زور لگایا ہے کہ ان کے معنون مین خلط ملط کرکے لوگوں کو دھوکہ مین ڈالدیا جاوے پر ایسا کون شخص ہے جو نہیں جانتا کہ اگنی آگ کو کہتے ہیں اور ہندو لوگ آگ کی پرستش کرتے اور اسکو دیوتا تسلیم کرتے ہین جب یہ سب باتیں اظہر من الشمس ہین پھر ان مین تاویلات کی کیا ضرورت ہے موٹی بات ہے کہ آگ ایک دیوتا ہے اور وید آگ دیوتا کی مہما یا تعریف سے شروع ہوتے ہیں؛

پھر ایک عیسائی بڑے زور سے دعویٰ کریگا کہ ہم ہی توحید کے قایل ہیں مگر نہیں دیکھتا کہ وہ تین خداؤں کی عبادت کرتے ہیں باپ خدا بیٹا خدا روح القدس خدا پھر تعجب ہے کہ تین خداؤں کی عبادت کرکے کس طرح توحید کا دعویٰ کرتے ہیں میں مانتا ہوں کہ عیسائی صاحبان فی الفور یہ کہہ اٹھینگے کہ ہم صرف تثلیث کے قایل نہیں ہیں بلکہ تثلیث فی التوحید کے قایل ہیں اور حق یہ ہے کہ اللہ کی مخلوق پبلک بہت ہی بڑا بھاری ظلم ہے کہ اسکو ایک ایسا عقیدہ تسلیم کرو لیا جاوے جس کے بخلاف مشاہدہ علم اور انسانی عقل گواہی دے رہے ہیں مجھے سخت حیرت ہے کہ عیسائی صاحبان اس عقیدہ پر قایم رہکر کس طرح

یہی فرحت حاصل کرتے ہیں جو انسان کے لیے ضروری ہے؟

الغرض اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کا پیرو کبھی کسی کے سامنے شرمندہ نہیں ہو سکتا اور اس عظیم الشان امر میں اسلام ہی نے سب سے آگے قدم رکھا ہے باقی تمام مذاہب کا اسلام ہی رہنما اور پیشوا ہے ذٰلِکَ فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ؛

عبدالرحیم

ارکانِ دینِ اسلام

گذشتہ پرچہ مین مین نے اسلام کے ہیڈنگ کے ماتحت اسلام کے معنے بتائے تھے۔ اس پرچہ مین ارکان دین اسلام کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا تھا۔ اتفاق سے میری نظر سے آریہ مسافر جالندھر کا اپریل ۱۹۰۹ء کا پرچہ گزرا جس مین ایڈیٹوریل نوٹ و نکات مین ایک سرخی ارکان دین محمدی ہے جس مین ارکان دین اسلام کے متعلق اعتراض کئے گئے ہیں اسلیئے میں اس مضمون کی تردید کے طور پر یہ مضمون لکھونگا جس سے میرا اصل مطلب بھی حل ہو جائیگا اور مضمون مذکورہ کا جواب بھی ملجائیگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم؛

سب سے پہلے ایڈیٹر صاحب نے مضمون مذکورہ مین یہ بیان فرمایا ہے کہ مذاہب عیسوی و محمدی وغیرہ تانبے پیتل وغیرہ کے قلعی دار ظروف تھے۔ جن کی قلعی بمرور زمانہ اب اڑ چلی ہے اور اس کے مقابل پر آریہ مذہب کے طلائی برتن سے تشبیہ دیگئی ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ نہ اس پر قلعی کرنے کی کبھی ضرورت ہوئی تھی نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہوگی مجھے اس مضمون کا یہ حصہ

پڑھکر سخت حیرت ہوئی اور مجھے یہ فقرہ یاد آگیا دروغ گویم برروے تو آج دنیا مین ایک انسان نہیں ہے جو اپنے آپکو آریہ ثابت کرسکے اور پھر اس مذہب پر ایسی بیحیائی کیساتھ اترانا کیسا ظلم ہے مین نے کئی بار اپنے مضمون مین آریہ صاحبان کو مدعو کیا ہے کہ اگر کوئی آریہ ہو تو اپنے آپکو آریہ ثابت کرے اور مجھے افسوس ہے کہ اس بات کا بار بار اعادہ کرنا پڑتا ہے کہ کئی دفعہ آریہ صاحبان کے لیئے انعام رکھے گئے ہیں ایک دفعہ میرے مکرم ماسٹر عبدالرحمن صاحب نے ۹۹۰ روپے کسی ایسے آریہ کے لیئے انعام رکھا تھا جو کم ازکم اپنے آپکو نیچ درجہ کا آریہ ثابت کردے مگر افسوس کسی نے انعام نہ لیا پھر نہ معلوم کہ آریہ مذہب مین ایسی کونسی خوبی ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی ہان مجھے یاد آگیا ایک بڑی عمدہ خوبی ہے جسکو نیوگ کہتے جس کے ذریعہ سے ایک . . . . دیانندی عورت کسی غیر مرد سے دس بچے حاصل کرکے بھی راستباز رہتی ہے نیچ درجہ کا آریہ وہ ہوتا ہے جو کم ازکم چالیس سال کی عمر حاصل کرنے سے پہلے مرجاوے تو وہ نیچ درجہ کا بھی آریہ نہیں۔ مجھے تعجب ہے کہ جس مذہب کا بانی اپنے آپکو اس مذہب مین سے ثابت نہ کرسکا۔ اسپر فخر کرنا کیا معنی رکھتا ہے پھر ایسے مذہب کے برخلاف اسلام جیسے مقدس وپاک مذہب پر اعتراض کرنا کیسی نادانی اور جہالت کا کام ہے کیا تجھے یاد نہین ہے کہ کس مذہب کے پیرو نے کس زور سے کسی مسافر کو (جو اپنے آپکو نیچ ذات کا آریہ بھی ثابت نہ کرسکا) یہ کہا تھا۔

الا اے دشمن نادان بیراہ ❊ بترس از تیغ بران محمد

اور پھر تجھے یاد نہیں کہ اس الفاظ سے آریہ مت کا قلعہ مین کیسا بھونچال آیا تھا حتی کہ دانا انسان سمجھ گئے کہ اب یہ قلعہ بیخ بن سے اکھڑ گیا ای نادان

ایسے مقدس مذہب کے برخلاف ایسے مذہب کو پیش کرکے تجھے شرم نہیں آتی
میں نہیں چاہتا کہ اس بات کو طول دیکر معزز ناظرین کو اصل مضمون کے
انتظار میں رکھوں کیونکہ بارہا اس مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے اور سوائے
متعصب طبیعتوں کے سب دانا لوگوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ اسلام کا مقابلہ
آریہ دھرم کسی طرح سے بھی نہیں کر سکتا۔

اب میں ناظرین کو اصل مضمون کی سیر کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے

شہادت باللہ | پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اسلام نے یہ کوئی نئی
بات پیش نہیں کی اس سے کسی کو انکار نہیں مگر میرے معترض کو یہ خیال نہیں آیا
کہ آریہ صاحبان اللہ تعالےٰ کے لئے بھی گواہی نہیں دے سکتے کیونکہ اللہ
وہ ذات پاک ہے جو تمام صفات حسنہ سے متصف اور تمام بری باتوں
سے منزہ ہے ان اچھی صفات میں سے رحم بھی ہے اسی طرح ان اچھی صفات
میں سے خالق اور قادر مطلق ہونیکی صفت بھی ہے ہم ان تمام صفات کو تسلیم
کرتے اور مانتے ہیں کہ ہمارا اللہ جس کی ہم گواہی دیتے ہیں وہ اللہ یعنی
صرف ایک ہی معبود ہے پھر وہ رحمٰن ہے رحیم ہے خالق ہے۔ قادر مطلق
ہے جس کے مقابل پر آریہ سماج کا خدا اول تو ایک نہیں ہے کیونکہ ویدوں کا
خدا ایک ہوتا تو ویدوں کے متبعین آج تینتیس کروڑ دیوتا کی پوجا نہ کرتے
بہرحال آریوں کا خدا رحمٰن* اور رحیم نہیں ہے کیونکہ اگر وہ رحمٰن اور رحیم ہوتا

* رحمٰن کے معنے ہیں بلا مانگے ... دینے والا اور انسان پر خود بخود عنایات کرنیوالا جیسا کہ
اسنے انسان کیلئے ہزارہا چیزیں اسکی پیدائش کے پہلے طیار کیں جنسے وہ طرح طرح کے فائدے
اٹھا سکتا ہے پھر اسی طرح انسانی جسم اور اسکا ہر ایک ذرہ مثلاً ناک کان آنکھ وغیرہ کیونکہ
یہ انسانی محنت کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ خود خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے دئے ہیں

تو پھر جونیں بدلنے کا تمام سلسلہ رفو چکر ہو جاتا اسلیئے کہ آریہ صاحبان کا اعتقاد ہے کہ جو کچھ ملتا ہے وہ کرم (عمل) سے ملتا ہے لیکن مین نہین سمجھ سکتا کہ کس آریہ صاحب نے کونسا ایسا نیک کرم کیا تھا کہ خدا تعالےٰ نے اپنی تمام مخلوق کو زمین ہوا پانی وغیرہ دیا اور اگر کسی ایک آریہ نے کیا تھا تو تمام مخلوق کو اسکا پھل کیوں ملتا ہے اسی طرح اگر وہ رحم کردے تو وہ عادل نہیں رہتا اور ظالم کہلاتا ہے حالانکہ انسان ہر حال مین اپنے سے ادنیٰ اور اپنے سے برابر کے انسان کے قصور عفو کرتا ہے تو وہ ظالم نہین کہلا سکتا مثلاً استاد اپنے شاگرد کا باپ بیٹے کا آقا اپنے خادم کا قصور معاف کر سکتا ہے وہ ظالم نہین کہلاتا - ہاں آریوں کا خدا اگر کسی کو معاف کردے تو وہ ظالم ہو جاتا ہے کیسا افسوس ہے کہ معمولی انسان کے برابر بھی خدا تعالےٰ کے اختیارات نہوں تو پھر آریوں کا خدا قادر خدا نہیں ہوسکتا کیونکہ ان کے نزدیک روح اور ذرات اپنے اندر خدا تعالیٰ کی طرح ابدیت رکھتے ہین تو پھر ایسی حالت ہیں وہ خدا تعالےٰ کے تصرف میں کیونکر آ سکتے ہیں یا خدا تعالےٰ کا ہاتھ انپر کسطرح پڑ سکتا ہے وہ بے دست و پا ہے نہ وہ کسی کو سزا دے سکتا ہے اور نہ کسیکو انعام دیسکتا ہے کیونکہ روحیں سب کچھ اپنے کرموں کا پھل بھگتتی پھرتی ہیں انہیں خدا تعالےٰ سے کیا علاقہ الغرض میں نے یہ دکھایا ہے کہ اول تو راقم مضمون کا یہ کہنا غلط ہے کہ ہر ایک گواہی دیتا ہے کیونکہ اسلام نے جس رحمان رحیم مقتدر خدا کی گواہی کیلیئے حکم دیا ہے کوئی مذہب ایسے خدا تعالےٰ کو تسلیم نہین کر سکتا جیسا کہ ہم مذکورۃ الصدر بیانیں آریہ مت کی مثال دیکر سمجھا آئے ہیں اسی طرح ہم عیسائیوں کے متعلق بتا دیتے ہیں کہ وہ بھی اللہ کے لیئے گواہی نہین دیسکتے کیونکہ وہ توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے قائل ہیں وہ ایک اکیلے خدا کی کسطرح گواہی دیسکتے ہین غرض یہ شرف صرف اسلام ہی کو ہے

کہ وہ ایک ایسے اللہ کی شہادت دیتا ہے جو احد رحمٰن رحیم قادر مقتدر ہے اللہ یہ ایک نئی بات ہے جو آج کسی مذہب مین نہیں پائی جاتی؛

۲- رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اعتراض کرتے ہوئے آریہ صاحب تحریر فرماتے ہین۔ کہ (۱) ثبوت رسالت مین جسقدر دلایل پیش کئے جاتے ہین وہ سب من گھڑت اور بارہ لوگوں کی بناوٹی باتین معلوم ہوتی ہین مجھے حیرت ہے کہ ایک ناعاقبت اندیش کسطرح بیباکی سے ایسی بات منہ سے نکال دیتا ہو جو بالکل سیاہ جھوٹ ہوتی ہے رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک لمبا مضمون لکھنے کی ضرورت ہے مگر چونکہ میرے مخدوم صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ وہ حضرت محمد مصطفی احمد مجتبے صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل تاریخ لکھنا چاہتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ آپ اس مین ان تمام امور کو مفصل طور پر حل فرماوینگے اسلیئے مین بہت اختصار کیساتھ اپنے حریف کا منہ بند کرنیکے لیئے عرض کرونگا؛

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ یعنے ہم ضرور ضرور مدد کرتے ہیں اپنے رسولونکی اور ان لوگونکی جو ایمان لائے (کب مدد کرتے ہیں) اس دنیا کی زندگی میں اور یوم الاشہاد مین رسولونکی شناخت کا یہ ایک ایسا عمدہ اصول ہے جس سے ہر ایک مخالف و موافق بہت عمدگی سے کسی ایک رسول کو شناخت کرسکتا ہے؛

اس اصول کے قایم کرنیکے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعوے کیا ابتداے بعثت میں آپکا کیا حال رہا۔ اور بعثت کے آخری زمانہ مین آپکا کیا حال رہا؛

جب ہم پہلی بات پر غور کرتے ہیں تو معلوم کرتے ہیں کہ جس زمانہ میں رسول کریم صلعم نے دعوے کیا ہے آپکو آپکے اعزار اقربا نے آپکو سخت سخت تکلیفیں دیں آپ پر پتھر برسائے جاتے تھے آپکے راستہ میں کانٹے رکھے جاتے تھے وغیرہ وغیرہ غرضیکہ ان مختلف مظالم کے عوض آپکو اپنا پیارا وطن چھوڑنا پڑا اسکے مقابل پر جب ہم آپکی آخری زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ لوگ جنہوں نے آپکو اپنے وطن سے جلاوطن کیا تھا۔ آپ سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں اور آپکی آخری حالت ایک عظیم الشان بادشاہ کیحالت سے بہتر پائی جاتی ہے ؎

الغرض آپکی ابتدائی اور انتہائی زندگی کا اتنا عظیم الشان فرق بتا رہا ہے کہ یہ کسی انسانی طاقت کا کام نہیں ہے بلکہ یہی وہی طاقت ہے جس کا آیت مذکورۃ الصدر میں لفظ انا لننصر کیساتھ ذکر کیا گیا ہے ؎

پھر اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ اگر لوگ تجھے کہتے ہیں کہ تو نے افترا کیا ہے تو تو انکو کہدے کہ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْن یعنے یہ کہ میں ایک لمبا حصہ اپنی عمر کا (چالیس سال کا تھا) تم میں رہ چکا ہوں کیا تمہیں عقل نہیں ہے تو کیا کبھی کوئی گواہی دیسکتا ہے کہ میں نے اسوقت تک کبھی جھوٹ بولا یا کبھی کسی پر افترا کیا ہو اگر مینے اسوقت تک کبھی ایسا نہیں کیا جس میں انسان کی طرح طرح کی خواہشیں ہوتی ہیں تو اب میں چالیس سال کا ہو کر کیونکر افترا کرنے لگا پھر افترا بھی معمولی نہیں اور نہ کسی معمولی انسان پر بلکہ بڑا عظیم الشان افترا اور پھر قادر مطلق خدا پر اگر تم میں عقل ہو تو سمجھ لو کہ جو کچھ میں کہتا ہوں صحیح ہے یا نہیں ؎ (باقی آیندہ انشاءاللہ تعالےٰ

رسیدات زر بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ

۲۳۷ ـ فضل کریم صاحب قیمت رسالہ ۶/ـ

۲۴۸ ـ قاضی محمد فاضل صاحب ״ عـ

۶۲۰ ـ محمد شاہ نواز صاحب ״ ۶

۶۱۰ قادر خان صاحب ״ ۸/

نور الہی صاحب چندہ ممبری ״ عہ

۱۴۸ ـ ڈاکٹر سید جلال شاہ صاحب ״ ۶/ـ

۷۴۹ ـ حاجی نذیر احمد صاحب ״ ۶

۳۰۹ رحمت اللہ صاحب ״ عہ

۲۹۴ ـ محمد ملیخان صاحب ״ ۶/ـ

۱۲۲ منشی گلاب دین صاحب ״ ۶

۲۴۲ ـ حاجی نذر محمد صاحب ״ ۶

منشی برکت علی صاحب چندہ ممبری للعہ

۲۵۷ محمد حسین صاحب ۶/ـ

ماسٹر محمد الدین صاحب بی ـ اے

چندہ ممبری ۶/ـ

مولوی محمد علی صاحب ایم ـ اے چندہ

دار الکتب احمدیہ دعہ

ماسٹر محمد الدین صاحب چندہ ممبری ۸/

۲۴۴ ـ منشی فتح خان صاحب عـ

۱۴۴ منشی محمد اسماعیل صاحب عـ

حافظ عبد الرحیم صاحب چندہ ممبری عہ

۷۱۵ پیر غلام فرید صاحب قیمت رسالہ ۶/ـ

۲۸۴ محمد خان صاحب گولال ۶/ـ

۴۰۴ منشی سلطان محمد صاحب ۶

۱۲۴ احمد حسن صاحب ۶/ـ

۷۱۵ جلیل الرحمن ۶/ـ

۳۵۵ گلاب الدین صاحب ۶/ـ

۷۴۴ میاں فضل الدین صاحب ۶/ـ

میر محمد اسحاق صاحب چندہ ممبری ۸/

۱۴۰ ـ محمد ابراہیم ۶

محاسب

رجسٹرڈ ایل منبر ۵۶۴

کم استطاعت احباب بھی ہمت نہ ہارین

بہت سے پتوں کی ضرورت ہے اگر کوئی صاحب ایکسو پنجصاف الفاظ میں تحریر کرے توانشاء اللہ تعالےٰ اس کے نام تشحیذ الاذہان مفت جاری کیا جا ئیگا۔ بشرطیکہ جن لوگوں کے وہ پتہ لکھے وہ یا تو مسلمان ہوں یا ہندو اصحاب ہوں لیکن متعصب نہ ہوں اور سب لوگ جن کے پتہ لکھے جاویں وہ خواندہ ہوں اور جو شخص پچاس نام لکھیگا اسکے نام نصف قیمت پر انشاء اللہ تعالیٰ پرچہ جاری کیا جائیگا۔

بقایا داران

جن اصحاب نے ابتک ۱۳۲۶ھ کی قیمت ادا نہیں کی یا جن کی طرف سابقہ بقایا ہے وہ مہربانی کر کے بہت جلد ادا فرماوین ورنہ وی۔ پی ارسال ہونگے :: مینیجر

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپا